عالم اسلام: قیادت کا اصل المیہ: زُہد سے محرومی

عالم کفر کی حقیقت اور فلسفے سے ناواقفیت

دنیا سے بے رغبتی کے بغیر حکمت عطا نہیں ہوتی

قائدین کو عیش وعشرت کی زندگی ترک کرنا ضروری ہے

اللّٰھم لا عیشَ اِلا عیشَ الاٰخرہِ/ ابنتَ اللہُ الحکمۃ فی قلبہِ

[عالم اسلام کی قیادت میں عموماً دو کمزوریوں میں سے ایک کمزوری پائی جاتی ہے۔اگر ہماری قیادت ان دو کمزوریوں پر قابو پالے تو اس امت کی تقدیر بدل سکتی ہے۔پہلی کمزوری زہد کی زندگی سے پرہیز یا اس طرز زندگی کو عام کرنے سے گریز،[قائدین کی طرف سے امت کو اسلامی حکومت کی صورت میں عیش وعشرت کی زندگی مہیا کرنے کے دعوے مثلاً ویلفیئر اسٹیٹ، بنیادی حقوق آزادی وغیرہ کے وعدے] دوسری کمزوری عالم کفر کے فکر و فلسفے، تاریخ، مابعد الطبیعیات، علمیات، کونیات، وجودیات سے عدم واقفیت ہے۔حضورؐ نے فرمایا **وعلی العاقل ان یکون بصیراً بزمانہ** دانا شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کو جاننے والا ہو۔حضرت عمرؓ کا قول اس حدیث کی تشریح کرتا ہے۔آپؓ نے فرمایا وہ شخص دین کی کڑیاں بکھیر دے گا جو جاہلیت کی حقیقت سے واقف نہ ہو۔یہ دو خصوصیات امت کے تمام مسائل کا علاج ہیں۔]

زاہد اللہ کے خاص بندے

زُہد کے لغوی معنی کسی چیز سے بے رغبت ہو جانے کے ہیں، اور دین کی خاص اصطلاح میں آخرت کے لیے دنیا کے لذائذ و مرغوبات کی طرف سے بے رغبت ہو جانے اور عیش وتنعم کی زندگی ترک کردینے کو زُہد کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی اور اپنے ارشادات میں بھی اُمت کو زہد کی بڑی ترغیب دی ہے۔

اللہ کس بندے سے محبت کرتا ہے: دنیا سے پرہیز

قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے

محبت کرتا ہے تو دنیا سے اس کو اس طرح پرہیز کراتا ہے، جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے پرہیز کراتا ہے، [جب کہ اس کو پانی سے نقصان پہنچتا ہو] [مسند احمد جامع ترمذی]

عیش وعشرت ترک کردو:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی اس سے حیا کرنی چاہیے۔ مخاطبین نے عرض کیا: الحمدللہ! ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ نہیں [یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو] بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے اس سب کی نگرانی کرو [یعنی برے خیالات سے دماغ کی، اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو] اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہونی ہے اس کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے وہ دنیا کی آرائش وعشرت سے دستبردار ہو جائے گا اور اس چند روزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو اپنے لیے پسند اور اختیار کرے گا، پس جس نے یہ سب کیا، سمجھو کہ اللہ سے حیا کرنے کا حق اس نے ادا کیا۔ [جامع ترمذی]

زہد اختیار کرو، اللہ کے، اور بندوں کے، محبوب بن جاؤ گے:

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اُس کو کروں، تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے، اور اللہ کے بندے بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ: ''دنیا کی طرف سے اعراض اور بے رُخی اختیار کر لو، تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا، اور جو (مال و جاہ) لوگوں کے پاس ہے اُس سے اعراض اور بے رُخی اختیار کر لو، تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے''۔ [ترمذی و ابن ماجہ]

زاہدوں کی صحبت میں رہا کرو:

حضرت ابو ہریرہ اور ابو خلادؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی بندے کو اس حال میں دیکھو کہ اُس کو زُہد، یعنی دنیا کی طرف سے بے رغبتی و بے رُخی اور کم سخنی (یعنی لغو اور فضول باتوں سے زبان کو محفوظ رکھنے کی صفت) اللہ نے نصیب فرمائی ہے، تو اُس کے پاس اور اُس کی صحبت میں رہا کرو، کیوں کہ جس بندے کا یہ حال ہوتا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت کا القا ہوتا ہے۔ [شعب الایمان للبیہقی]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے زاہد بندوں کو نقد صلہ:

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ بھی زُہد اختیار کرے (یعنی دنیا کی رغبت و چاہت اپنے دل سے نکال دے اور اس کی خوش عیشی و خوش باشی کی طرف سے بے رغبتی اور بے رخی اختیار کر لے) تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے دل میں حکمت کو اُگائے گا اور اس کی زبان پر بھی حکمت کو

جاری کرے گا، اور دنیا کے عیوب اور اس کی بیماریاں اور پھر اس کا علاج معالجہ بھی اس کو آنکھوں سے دکھادے گا، اور دنیا سے اس کو سلامتی کے ساتھ نکال کر جنت میں پہنچا دے گا۔[شعب الایمان للبیہقی] عربی میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

اَنۡبَتَ اللہُ الۡحِکۡمَۃَ فِیۡ قَلۡبِہٖ اللہ اُس کے دل میں حکمت اُگا تا ہے۔

خاصانِ خدا عیش و تنعم کی زندگی نہیں گذارتے:

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا، تو نصیحت فرمائی کہ: ''معاذ! آرام طلبی اور خوش عیشی سے بچتے رہنا، اللہ کے خاص بندے آرام طلب اور خوش عیش نہیں ہوا کرتے''۔[مسند احمد] حدیث کے مغز کے الفاظ یہ ہیں عِبادالله لَیۡسوُ ابالُمتَنَعِیمینِ

جب کسی بندہ کو شرح صدر کی دولت نصیب ہوتی ہے تو اُس کی زندگی میں دنیا سے بے رغبتی، اور آخرت کی فکر نمایاں ہوجاتی ہے:

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''فمن یرد الله ان یهده بشرح صدره اللاسلام'' جس کا مطلب یہ ہے کہ [جس کے لیے اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو اپنی راہ پر لگائے اور اپنی رضا اور اپنا قُرب نصیب فرمائے، تو اُس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے یعنی عبدیت اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والی زندگی کے لیے اس کا دل کھول دیا جاتا ہے]۔ یہ آیت تلاوت فرمانے کے بعد اس کی تفصیل اور تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ''جب سینے میں نور آتا ہے تو سینہ اس کی وجہ سے کُھل جاتا ہے''۔ کسی صحابی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا اس حالت کی کوئی علامت بھی ہے جس سے اس کو پہچانا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ: ''ہاں! دنیا جو دھوکے فریب کی جگہ ہے اس سے طبیعت کا ہٹ جانا اور اُچاٹ ہوجانا [یعنی زندگی میں زہد کی صفت آجانا] اور آخرت جو ہمیشہ قیام کی جگہ ہے، طبیعت کا اُس کی طرف رجوع ہوجانا، اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری میں لگ جانا [یعنی توبہ واستغفار اور معاصی سے اجتناب، اور عبادات کی کثرت کے ذریعہ موت کی تیاری کرنا]''۔ [رواہ البیہقی فی شعب الایمان]

اِس اُمّت کے صلاح کی بنیاد یقین اور زہد ہے:

روایت ہے عمرو بن شعیب سے، وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد شعیب سے، اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''اِس امّت کی پہلی نیکی اور بہتری یقین اور زُہد ہے اور اس کی پہلی خرابی بخل اور دنیا میں زیادہ رہنے کی آرزو ہے۔[شعبُ الایمان للبیہقی]

اپنے اور اپنے خاص متعلقین کے لیے رسول اللہ ﷺ کی فقر پسندی:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ: ''اے

اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔

[رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان، رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید]

محمدؐ کے گھر والوں کی روزی کتنی ہو؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ ''اے اللہ محمدؐ کے متعلقین کی روزی بس بقدر کفاف ہو۔ (بخاری ومسلم)

حضورؐ کی زندگی میں آپ کے گھر والوں نے کبھی دو دن جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جَو کی روٹی سے بھی دو دن متواتر پیٹ نہیں بھرا، یہاں تک کہ حضورؐ اس دنیا سے اُٹھا لیے گئے۔ [بخاری ومسلم]

ابو ہریرہؓ نے عمدہ کھانے سے انکار کر دیا:

سعید مقبری حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کا گذر کچھ لوگوں پر ہوا (جو کھانے پر بیٹھے تھے) اور اُن کے سامنے بھُنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی، اُن لوگوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی کھانے میں شریک ہونے کی استدعا کی تو آپ نے انکار کر دیا اور بطور معذرت کہا کہ (میرے لیے اس کھانے میں کیا مزہ ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ جَو کی روٹی سے بھی آپ نے پیٹ نہیں بھرا۔ [بخاری]

رسولؐ اللہ نے دنیا میں جو تکلیفیں اُٹھائیں وہ کسی نے بھی نہیں اُٹھائیں:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا، اور اللہ کے راستہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا، اور ایک دفعہ تیس دن رات مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلال کے لیے کھانے کی کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے بجز اس کے جو بلال نے اپنی بغل میں دبا رکھا تھا''۔ [جامع ترمذی]

دو دو مہینے تک حضورؐ کا چولھا ٹھنڈا رہتا تھا:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے عروہ سے فرمایا: میرے بھانجے! ہم (اہلبیت نبوت اس طرح گذارہ کرتے تھے کہ) کبھی کبھی لگاتار تین تین چاند دیکھ لیتے تھے [یعنی کامل دو مہینے گزر جاتے تھے] اور حضورؐ کے گھروں میں چولھا گرم نہ ہوتا تھا [عروہ کہتے ہیں] میں نے عرض کیا کہ پھر آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی تھی؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: ''بس کھجور کے دانے اور پانی [ان ہی پر ہم جیتے تھے]''۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض انصاری پڑوسی تھے، ان کے ہاں دودھ دینے والے جانور تھے وہ آپ کے لیے دودھ بطور

ہدیہ کے بھیجا کرتے تھے اور اُس میں سے آپ ہم کو بھی دے دیتے تھے۔[بخاری و مسلم]

آپؐ کے اور آپؐ کے گھر والوں کے مسلسل فاقے:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی راتیں پے بہ پے اس حالت میں گذرتی تھیں کہ آپؐ اور آپؐ کے گھر والے خالی پیٹ فاقے سے رہتے تھے، کیوں کہ رات کا کھانا نہیں پاتے تھے[اور جب کھاتے] تو اُن کا رات کا کھانا عام طور سے بس جَو کی روٹی ہوتی تھی۔[ترمذی]

خوش حالی کے لیے دُعا کی درخواست پر حضرت عمرؓ کو آپ کا جواب:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ کو اس حالت میں دیکھا ہے کھجور کے پٹھوں سے بُنی ہوئی ایک چٹائی پر آپ لیٹے ہوئے ہیں، اور اُس کے اور آپؐ کے جسم مبارک کے درمیان کوئی بستر نہیں ہے۔ اور چٹائی کی بناوٹ نے آپؐ کے پہلوئے مبارک پر گہرے نشانات ڈال دیے ہیں، اور سرہانے چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال کوٹ کے بھری ہوئی ہے، یہ حالت دیکھ کر میں نے عرض کیا کہ: حضورؐ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ آپ کی امت کو فراخی اور خوش حالی عطا فرمائے، رُوم اور فارس والوں کو بھی اللہ نے فراخی دی ہے، حالاں کہ وہ تو خدا پرست بھی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! کیا تم بھی اس حال میں اور اس خیال میں ہو؟ یہ سب تو وہ لوگ ہیں[جو اپنی خدا فراموشی اور کافرانہ زندگی کی وجہ سے آخرت کی نعمتوں سے محروم و بے نصیب کیے گئے ہیں اور اس لیے] ان کی وہ لذتیں (جو اللہ ان کو دینا چاہتا تھا) اسی دنیا میں ان کو دے دی گئی ہیں۔ اور ایک روایت میں حضورؐ کا جواب اس طرح ذِکر کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے عمرؓ! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اُن کے لیے دنیا کا عیش ہو اور ہمارے لیے آخرت کا عیش۔ مَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَھُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الاٰ خِرَۃ[بخاری و مسلم]

میں اس دنیا میں اُس مسافر کی طرح ہوں جو سایہ کے لیے کسی درخت کے نیچے بیٹھ گیا ہو:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) کھجور کی چٹائی پر سوئے، پھر جب سو کے آپ اُٹھے، تو جسم مبارک میں اُس چٹائی کی بناوٹ کے نشانات پڑے ہوئے تھے (اس حالت کو دیکھ کر اور اس سے متاثر ہوکر) اس خادم ابن مسعود نے عرض کیا کہ اگر حضور فرمادیں تو ہم حضرت کے لیے بستر کا انتظام کریں اور کچھ بنائیں[یعنی آپ سے اس کی اجازت چاہی] ارشاد فرمایا: ''مجھے دنیا سے[یعنی دنیا کے ساز و سامان اور اس کی راحتوں اور لذتوں سے] کیا تعلق، اور کیا لینا! میرا تعلق دنیا کے ساتھ بس ایسا ہے جیسا کہ کوئی سوار مسافر کچھ دیر سایہ لینے کے لیے کسی درخت کے نیچے ٹھہرا اور پھر اُس کو اپنی جگہ چھوڑ کے منزل کی طرف چل دیا۔[مسند احمد ترمذی، ابن ماجہ]

ترک مالایعنی:

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین زین العابدینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کی اسلامیت کے حُسن وکمال میں سے یہ بھی ہے کہ جو بات اُس کے لیے ضروری اور مفید نہ ہو اُس کو چھوڑ دے۔ [البیھقی] حدیث کے عربی الفاظ میں حُسنِ اسلَامَ الْمَرْءِ تَرْکُه' مَالَا یَعْنِیْهِ

دولت کی افراط کا خطرہ اور رسول اللہ ﷺ کی آ گاہی:

عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میں تم پر فقر و ناداری آنے سے نہیں ڈرتا، لیکن مجھے تمہارے بارہ میں یہ ڈر ضرور ہے، کہ دنیا تم پر زیادہ وسیع کر دی جائے، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کی گئی تھی، پھر تم اس کو بہت زیادہ چاہنے لگو، جیسے کہ انھوں نے اس کو بہت زیادہ چاہا تھا [اور اسی کے دیوانے اور متوالے ہو گئے تھے] اور پھر وہ تم کو برباد کر دے، جیسے کہ اُس نے اُن اگلوں کو برباد کیا''۔ [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

اِس اُمّت کا خاص فتنہ دولت ہے:

کعب بن عیاض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے، ''کہ ہر امت کے لیے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی خاص آزمائش مال ہے''۔ [ترمذی]

عربی الفاظ ہیں لکل اُمةٍ فتنةً و فتَنةُ اُمتِی المال

حبِّ مال اور حبِّ جاہ دین کے لئے قاتل ہیں:

کعب بن عیاض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے گئے ہوں اُن بکریوں کو اس سے زیادہ تباہ نہیں کر سکتے۔ جتنا تباہ آدمی کے دین کو مال کی اور عزت و جاہ کی حرص کرتی ہے۔ [جامع ترمذی، مسند دارمی]

مال کی اور دنیا کی محبت بڑھاپے میں بھی جوان رہتی ہے:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے (اور بڑھاپے کے اثر سے اس کی ساری قوتیں مضمحل ہو کر کمزور پڑ جاتا ہیں] مگر اس کے نفس کی دو خصلتیں اور زیادہ جوان اور طاقت ور ہوتی رہتی ہیں۔ ایک دولت کی حرص اور دوسری زیادتی عمر کی حرص''۔ [بخاری و مسلم]

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے ایک تو دنیا کی محبت، اور دوسری لمبی لمبی تمنائیں۔

دولت میں اضافے کی حرص کسی حد پر ختم نہیں ہوتی:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر آدمی کے پاس مال کے بھرے ہوئے دو میدان اور دو جنگل ہوں تو وہ تیسرا اور چاہے گا اور آدمی کا پیٹ تو بس مٹی سے

بھرے گا[یعنی مال و دولت کی اس ختم نہ ہونے والی ہوس اور بھوک کا خاتمہ بس قبر میں جا کر ہوگا]اور اللہ اس بندے پر عنایت اور مہربانی کرتا ہے جو اپنا رُخ اور اپنی توجہ اس کی طرف کرلے'۔[صحیح بخاری و صحیح مسلم]

طالبِ آخرت کا قلب مطمئن رہتا ہے، اور
طالبِ دنیا کا دل پراگندہ اور غیر مطمئن:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کی نیت اور اس کا مقصد اصلی اپنی سعی و عمل سے آخرت کی طلب ہو، تو اللہ تعالیٰ غنا (قلبی اطمینان، اور مخلوق کی نامحتاجی کی کیفیت) اُس کے دل کو نصیب فرمادیں گے، اور اُس کے پراگندہ حال کو درست فرمادیں گے، اور دنیا اُس کے پاس خود بخود ذلیل ہو کر آئے گی، اور جس شخص کی نیت اور اپنی سعی و عمل سے جس کا خاص مقصد دنیا طلب کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ محتاجی کے آثار اُس کی بیچ پیشانی میں اور اس کے چہرے پر پیدا کردیں گے۔ اور اُس کے حال کو پراگندہ کردیں گے (جس کی وجہ سے اُس کو خاطر جمعی کی راحت کبھی نصیب نہ ہوگی) اور (ساری تگ و دو کے بعد بھی) یہ دنیا اُس کو بس اُسی قدر ملے گی جس قدر اُس کے واسطے پہلے سے مقدر ہو چکی ہوگی۔ [رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت]

تمہارا مال وہ ہے جو تم نے خرچ کردیا:

حضرت عبداللہ بن سعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو؟ (یعنی اپنے ہاتھ میں مال آنے سے زیادہ محبوب جس کو اپنے وارثوں کے ہاتھ میں مال آنا ہو؟) لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے تو ہر ایک کا حال یہ ہے کہ اُس کو اپنے وارثوں کے مال سے زیادہ محبوب اپنا ہی مال ہے [یعنی ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کی یہ چاہت ہو کہ مال اُس کو نہ ملے، بلکہ اُس کے وارثوں کے ملے] آپ نے فرمایا: جب یہ بات ہے، تو معلوم ہونا چاہیے کہ آدمی کا مال بس وہی ہے جس کو اُس نے آگے چلتا کردیا، اور جس قدر اُس نے بعد کے لئے رکھا وہ اس کا نہیں ہے، بلکہ اس کے وارثوں کا ہے۔ [لہٰذا دانش مند آدمی کو چاہیے کہ وارثوں کے لیے چھوڑنے سے زیادہ فکر، اپنی آخرت کے لیے سرمایہ محفوظ کردنے کی کرے، جس کی صورت یہی ہے کہ سَینت سَینت کے گھر میں رکھنے کے بجائے خیر کے مصارف میں صرف بھی کرتا رہے]۔[صحیح بخاری]

آگے کیا بھیجا دنیا میں کیا چھوڑا:

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب مرنے والا مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس نے اپنے واسطے آگے کیا بھیجا[یعنی کیا اعمالِ خیر کئے اور اپنی آخرت کے لئے اللہ کے خزانے میں کیا سرمایہ جمع کیا ہے]اور عام انسان آپس میں کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس نے کتنا مال چھوڑا؟[للبیھقی]

امت کا فتنہ: خواہش نفس تمناوں کی کثرت:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت پر جن بلاؤں کے آنے سے ڈرتا ہوں اُن میں سب سے زیادہ ڈر کی چیزیں ھَوٰی اور طُوْلِ اَمَلْ ہے۔[ھَویٰ سے مراد یہاں یہ ہے کہ دین و مذہب کے بارے میں اپنے نفس کے رجحانات اور خیالات کی پیروی کی جائے، اور طُولِ اَمَلْ یہ ہے کہ دنیوی زندگی کے بارے میں لمبی لمبی آرزوئیں دل میں پرورش کی جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو بیماریوں کو بہت زیادہ خوفناک بتلایا اور آگے اس کی وجہ یہ ارشاد فرمائی] کہ ھَویٰ تو آدمی کو قبول حق سے مانع ہوتی ہے [یعنی اپنے نفسانی رجحانات اور خیالات کی پیروی کرنے والا قبول حق اور اتباعِ ہدایت سے محروم رہتا ہے] اور طُولِ اَمَلْ (یعنی لمبی لمبی آرزوں میں دل پھنس جانا) آخرت کو بھلا دیتا ہے اور اُس کی فکر اور اُس کے لیے تیاری سے غافل کر دیتا ہے [اِس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ] یہ دنیا دم بدم چلی جارہی ہے گذر رہی ہے [کہیں اس کا ٹھہراؤ اور مقام نہیں] اور آخرت (ادھر سے) چل پڑی ہے چلی آرہی ہے اور ان دونوں کے بچے ہیں [یعنی انسانوں میں کچھ وہ ہیں جو دنیا سے ایسی وابستگی رکھتے ہیں جیسی وابستگی بچوں کو اپنی ماں سے ہوتی ہے اور کچھ وہ ہیں جن کی ایسی ہی وابستگی اور رغبت بجائے دنیا کے آخرت سے ہے۔ پس اے لوگو! اگر تم کرسکو تو ایسا کرو کہ دنیا سے چمٹنے والے اس کے بچے نہ بنو۔ بلکہ اس دنیا کو دارالعمل سمجھو تم اس وقت دارالعمل میں ہو [یہاں تمہیں صرف محنت اور کمائی کرنی ہے] اور یہاں حساب اور جزا سزا نہیں ہے، اور کل تم (یہاں سے کوچ کرکے) دار آخرت میں پہنچ جانے والے ہو، اور وہاں کوئی عمل نہ ہوگا [بلکہ یہاں کے اعمال کا حساب ہوگا اور ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے گا]۔

دولت کے بندے خدا کی رحمت سے محروم:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ دینار خدا کی رحمت سے محروم ہوا اور بندۂ درہم خدا کی رحمت سے دور رہے۔[ترمذی]

حضور کا ارشاد، کہ مجھے تجارت اور دولت اندوزی کا حکم نہیں دیا گیا ہے:

جُبیر بن نُفیر تابعی سے روایت ہے، وہ بطریق اِرسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کی طرف سے اس کی وحی نہیں کی گئی، اور یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال و دولت جمع کروں، اور تجارت و سوداگری کو اپنا پیشہ اور مشغلہ بناؤں۔ بلکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے اور میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہ اور ہو جا اللہ کے حضور میں جھکنے والوں اور گرنے والوں میں سے اور کئے جا بندگی اپنے پروردگار کی موت آنے تک۔[شرح السنہ]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دولت وثروت کی پیشکش، اور آپ ؐ کی فقر پسندی:

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے یہ بات رکھی کہ میرے لئے وہ مکہ کی وادی کو (یا اُس کے سنگریزوں کو) سونا بنادے اور سونے سے بھر دے [یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے سامنے یہ بات رکھی گئی کہ اگر تم دولت مند بننا چاہو، تو تمہارے لیے مکہ کی وادی کو ہم سونے سے بھر سکتے ہیں؟ تو میں نے عرض کیا کہ میرے پروردگار! میں اپنے لیے یہ نہیں مانگتا بلکہ میں [ایسی ناداری اور غریبی کی حالت میں رہنا پسند کرتا ہوں کہ] ایک دن پیٹ بھر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں تو جب مجھے بھوک لگے تو آپ کو یاد کروں، آپ کے سامنے عاجزی اور گریہ وزاری کروں، اور جب آپ کی طرف سے مجھے کھانا ملے اور میرا پیٹ بھرے تو میں آپ کی حمد اور آپ کا شکر کروں۔ [مسند احمد جامع ترمذی]

رسول اللہ ﷺ کا دوست: سبک بار فرد

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دوستوں میں بہت زیادہ قابلِ رشک میرے نزدیک وہ مومن ہے جو سبک بار (یعنی دنیا کے ساز وسامان اور مال وعیال کے لحاظ سے بہت ہلکا پھلکا ہو نماز میں اس کا بڑا حصہ ہو اور اپنے رب کی عبادت خوبی کے ساتھ اور صفت احسان کے ساتھ کرتا ہو، اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری اس کا شعار ہو اور یہ سب کچھ اخفا کے ساتھ اور خلوت میں کرتا ہو اور وہ چھپا ہوا اور گمنامی کی حالت میں ہو اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کیے جاتے ہوں اور اس کی روزی بھی بقدر کفاف ہو، اور وہ اس پر صابر وقانع ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی (جیسے کہ کسی چیز کے ہو جانے پر اظہار تعجب یا اظہار حیرت کے لیے چٹکی بجاتے ہیں) اور فرمایا جلدی آ گئی اس کی موت اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہیں اس کا ترکہ بھی بہت تھوڑا سا ہے۔ [مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ]

مال کی کمی حساب کو مختصر کر دے گی:

محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی نا پسند ہی کرتا ہے (حالانکہ ان میں اس کے لیے بڑی بہتری ہوتی ہے) ایک تو وہ موت کو نہیں پسند کرتا حالانکہ موت اس کے لیے فتنہ سے بہتر ہے اور دوسرے وہ مال کی کمی اور ناداری کو نہیں پسند کرتا۔ حالاں کہ مال کی کمی آخرت کے حساب کو بہت مختصر اور ہلکا کرنے والی ہے۔ [مسند احمد]

حاجت کو چھپانے کا اجر:

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھوکا ہو، یا افس کو کوئی اور خاص حاجت ہو اور وہ اپنی اس بھوک اور حاجت کو لوگوں سے چھپائے (یعنی ان کے سامنے ظاہر کر کے ان سے سوال نہ کرے) تو اللہ عز وجل کے ذمہ ہے کہ اس کو حلال طریقے سے ایک سال کا رزق عطا

فرمائے۔[شعب الایمان للبیہقی]

لوگوں کے حلیے سے حقیر نہ سمجھو:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بہت سے پراگندہ بالوں والے گرد وغبار میں اٹے ہوئے جن کو دروازوں پر دھکے دیے جائیں [اللہ کے نزدیک ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ] اگر اللہ پر وہ قسم کھا جائیں، تو ان کی قسم کو اللہ ضرور پورا کرے۔[مسلم]

خستہ حالوں کا مرتبہ نگاہ رسول میں:

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد سعد کو (اللہ تعالیٰ نے جو خاص صلاحیتیں بخشی تھیں، مثلاً شجاعت، سخاوت، فہم وفراست، وغیرہ، ان کی وجہ سے ان کا کچھ خیال تھا کہ جو (غریب اور کمزور قسم کے مسلمان ان چیزوں میں ان سے کمتر ہیں وہ ان کے مقابلہ میں فضیلت اور برتری رکھتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس خیال اور حال کی اصلاح کے لیے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم لوگوں کی جو مدد ہوتی ہے اور تم کو جو نعمتیں ملتی ہیں وہ (تمہاری صلاحیتوں اور قابلیتوں کی بنیاد پر نہیں ملتیں بلکہ) تم میں جو بیچارے کمزور اور خستہ حال ہیں ان کی برکت اور ان کی دعاؤں سے ملتی ہیں۔[بخاری]

جب دنیا کی طرف دیکھو جب دین کی طرف دیکھو:

عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن العاص سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں دو خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کے شاکرین اور صابرین میں لکھیں گے (ان دو خصلتوں کی تفصیل یہ ہے کہ) جس شخص کی یہ عادت ہو کہ وہ دین کے معاملے میں تو اللہ کے ان بندوں پر نظر رکھے جو دین میں اس سے فائق اور بالاتر ہوں اور ان کی پیروی اختیار کرے اور دنیا کے معاملہ میں ان غریب و مسکین اور خستہ حال بندوں پر نظر رکھے جو دنیوی حیثیت سے اس سے بھی کمتر ہوں اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ان بندوں سے زیادہ دنیا کی نعمتیں اس کو دے رکھی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ صابر و شاکر لکھا جائے گا۔ اور جس کا حال یہ ہو کہ وہ دین کے بارے میں تو ہمیشہ اپنے سے ادنی درجہ کے لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے بالاتر لوگوں پر نظر کرے اور جو دنیاوی نعمتیں اس کو نہیں ملی ہیں ان کے نہ ملنے پر افسوس اور رنج کرے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اور شاکر و صابر نہیں لکھا جائے گا۔[ترمذی]

اپنی ضروریات بھی ظاہر نہ کرنے والا شاکر:

عمران بن حُصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنا وہ مومن بندہ بہت پیارا اور محبوب ہے جو غریب و نادار اور عیال دار ہو اور اس کے باوجود باعفت ہو (یعنی ناجائز طریقے سے پیسہ حاصل کرنے سے اور کسی کے سامنے اپنی ضروریات ظاہر کرنے سے بھی پرہیز کرتا ہو)۔

دنیا کے بجائے آخرت کو محبوب بناؤ:

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا کو اپنا محبوب و مطلوب بنائے گا وہ اپنی آخرت کا ضرور نقصان کرے گا اور جو کوئی آخرت کو محبوب بنائے گا وہ اپنی دنیا کا ضرور نقصان کرے گا، پس [جب دنیا و آخرت میں سے ایک کو محبوب بنانے سے دوسرے کا نقصان برداشت کرنا لازم اور ناگزیر ہے تو عقل و دانش کا تقاضا یہی ہے کہ] فنا ہو جانے والی دنیا کے مقابلہ میں باقی رہنے والی آخرت اختیار کرو۔[مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی]

عالم و معلم رحمت کے حقدار:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس پر خدا کی پھٹکار ہے اور اس کے لیے رحمت سے محرومی ہے سوائے خدا کی یاد کے اور ان چیزوں کے جن کا خدا سے کوئی تعلق اور واسطہ ہے اور سوائے عالم اور معلم کے۔[جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ]

دنیادار: گناہ گار

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: کیا کوئی ایسا ہے کہ پانی پر چلے اور اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟ عرض کیا گیا: حضرتؐ! ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح دنیادار گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔[شعب الایمان للبیہقی]

دنیا میں کس طرح رہو: فرمان رسالتؐ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں مونڈھے پکڑ کے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ: دنیا میں ایسے رہ جیسے کہ تو پردیسی ہے یا راستہ چلتا مسافر۔[صحیح بخاری]

میرا مال میرا مال: کتنا مال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں سے جو واقعی اس کا ہے وہ بس تین مدیں ہیں، ایک وہ جو اس نے کھا کے ختم کر دیا دوسرے وہ جو پہن کر پرانا کر ڈالا اور تیسرے وہ جو اس نے راہِ خدا میں دیا اور اپنی آخرت کے واسطے ذخیرہ کر لیا، اور اس کے سوا کچھ ہے وہ بندہ دوسرے لوگوں کے لیے اس کو چھوڑ جانے والا ہے، اور خود یہاں سے ایک دن رخصت ہو جانے والا ہے۔[مسلم]

پل صراط: ہلکا پھلکا رہوں

حضرت ابوالدرداءؓ کی بیوی ام الدرداء سے روایت ہے کہ میں نے ابوالدرداء سے کہا کہ: کیا بات ہے تم مال و منصب کیوں نہیں طلب کرتے، جس طرح کہ فلاں طلب کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ: تمہارے آگے ایک بڑی دشوار گزار گھاٹی ہے، اس کو گراں بار اور زیادہ بوجھ

والے آسانی سے پار نہ کرسکیں گے۔ اس لیے میں یہی پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لیے ہلکا پھلکا رہوں۔ [اس وجہ سے میں اپنے لیے مال ومنصب طلب نہیں کرتا] [شعب الایمان للبیہقی]

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال طلب کیا، آپؐ نے مجھے عطا فرما دیا، میں نے پھر مانگا، آپ نے پھر عطا فرما دیا۔ پھر آپ نے مجھے نصیحت فرمائی، اور ارشاد فرمایا کہ: اے حکیم! یہ مال سب کو بھلی لگنے والی اور لذیذ وشیریں چیز ہے پس جو شخص اس کو بغیر حرص وطمع کے سیر چشمی اور نفس کی فیاضی کے ساتھ لے اس کے واسطے اس میں برکت دی جائے گی اور جو شخص دل کے لالچ کے ساتھ لے گا اُس کے واسطے اس میں برکت نہیں ہوگی اور اُس کا حال جوع البقر کے اس مریض کا سا ہوگا جو کھائے اور پیٹ نہ بھرے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے [یعنی دینے والے کا مقام اونچا ہے اور ہاتھ پھیلا کر لینا ایک گھٹیا بات ہے لہٰذا جہاں تک ہو سکے اس سے بچنا چاہیے] حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ [حضورؐ کی یہ نصیحت سُن کر] میں نے عرض کیا:۔ یارسول اللہؐ! قسم ہے اُس پاک ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے اب آپ کے بعد مرتے دم تک میں کسی سے کچھ نہ لوں گا۔ [صحیح بخاری وصحیح مسلم] اس حدیث کی صحیح بخاری ہی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن حزام نے آنحضرتؐ کی خدمت میں جو عہد کیا تھا اس کو پھر ایسا بنایا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے ان کو بار بار بلا کر کچھ وظیفہ یا عطیہ دینا چاہا لیکن یہ لینے پر آمادہ ہی نہیں ہوئے حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت و امارت میں بھی انھوں نے کبھی کوئی وظیفہ یا عطیہ قبول نہیں کیا اور ایک سو بیس سال کی عمر میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا کہ۔ حرص وطمع سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلی قومیں اسی حرص سے تباہ ہوئیں، اسی نے ان کو بخل کرنے کو کہا تو انھوں نے بخل اختیار کیا اسی نے ان کو قطع رحمی یعنی حقوق قرابت کی پامالی کے لیے کہا تو انھوں نے قطع رحمی اختیار کی، اسی نے ان کو بدکاری کے لیے کہا تو انھوں نے بدکاریاں کیں۔ [سنن ابی داؤد]

حضرت ابوالدرداءؓ کی بیوی ام الدرداءؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے میرے شوہر ابوالدرداء نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ بیان فرماتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت پیدا کروں گا جس کی سیرت یہ ہوگی کہ جب ان کو ان کی چاہت اور خواہش کے مطابق نعمتیں ملیں گی تو وہ جذبۂ شُکر سے معمور ہو کر اللہ کی حمد وثنا کریں گے اور جب اُن پر ناخوشگوار احوال آئیں گے تو وہ صبر سے اُن کا استقبال کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کے طالب ہوں گے حالاں کہ ان میں [کوئی خاص درجہ کی بردباری اور دانشمندی نہ ہوگی]۔ حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا کہ: جب ان میں بردباری اور دانشمندی نہ ہوگی تو ان سے خوشحالیوں میں شکر اور مصائب پر صبر کیوں کر ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اُن کو اپنے حکم اور اپنے عمل میں سے کچھ حصہ دوں گا۔ (شعب الایمان للبیہقی)

ساحل جنوری ۲۰۰۶ء